

نہ بدلوں خاکِ دربوٰ تراب کے بدے

جو تو مزاج کو انگورِ ناب کے بدے
 تو شیرِ طاق سے پیکے شراب کے بدے
 ہو تیرے حکم سے دن رات، رات دن ہوئے
 طلوع شب کو ہو خور ماہتاب کے بدے
 تیرے عدو کو صلوٰۃ و صیام و حج میں ملام
 غلب ہوتا ہے الٰہا ثواب کے بدے
 دہن ہے معدنِ یاقوت سرخی لب سے
 تو دانتِ رشک گھر آب و تاب کے بدے
 جو فی المثل رخِ انور ہے نیڑِ اعظم
 تو ہیں محسنِ اقدس سحاب کے بدے
 نہ دیویں ہم تو تیرے کفشن کا ستارہ بھی
 جو لیوے ہم سے فلکِ آفتتاب کے بدے

جو ہو وے رسم دستاں تیرے مقابل تو
رنگے لہو سے وہ داڑھی خضاب کے بدے
ہمارے کاتب اعمال صبح و شام مدام
بیاضِ مدح میں نکھیں حساب کے بدے

پسند جسکو ترے پیرین کی خوشبو ہے
نہ بدے تیرا پیمنہ گلاب کے بدے
کریمگہ ہم سے نکیریں جو سوالِ عمل
تو نام لیں گے تمہارا جواب کے بدے

تیرے کلام نصیحت کے گوہر شہوار
ہمیں دل کے درج میں درخوش آب کے بدے

اگرچہ بدے کوئی ہم سے نسخہ اکیر
نہ بدلوں خاکِ در بوتاب کے بدے

غمِ حسین میں رو لو کہ چشمہ کوثر
ملے گا حشر میں چشمِ تر آب کے بدے

نگاہ جمعتی نہیں مثلِ مہر رخ پہ ترے
ہے پردہ نور کا حائل جواب کے بدے

ن آبرو ہو جہاں میں بشر کو ہیچ ہے ور
 جہاں میں قدر ہے موتی کی آب کے بد لے
 کئے ہیں گرچہ سراسر گناہ احمد نے
 الہی کیجیو رحمت عذاب کے بد لے

﴿ ۱۶ ﴾

انگور ناب	وہ انگور جہ ماسی شراب بناؤ ما اوے چھے ،
شا	اهنا مزاج نے بدلي دے تو اهما سی شراب نا
شیر	بدله مادودہ ٹپکے
دودہ	
طا	انگور نا ويلا
خور	سورج
ماہتاب	چاند
کفش	جو تی
دستان	رستم نا باواڑال نو لقب
مدام	مسلسل
بیاض منح	اشعار لکھوانی کتاب

نگاه جمی نہیں	گوہر شہوار
درج	صندوق
درخوش آب	ابدار قیمتی موتی
چشم تراب	انسو سی تربت رانکھ
چھے	جهه مثل سورج پر انکھ
حائل	نا چہرہ پر نظر تھر تی نتهی نور نو پرده ار کرے اڑ کرنا